قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 23 جون 2022ء | 23 ذوالقعدہ 1443ھ ہجری قمری | 23 احسان 1401ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:125

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یُبَلِّغُوۡنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخۡشَوۡنَہٗ وَلَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیۡبًا ﴿۴۰﴾

(الاحزاب: 40)

ترجمہ: (یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا ایک خُلق بہادری اور جرأت بھی ہوتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ پر یقین اور توکّل کی وجہ سے مزید ابھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کئے ہوتے ہیں وہ اس وقت تک انجام نہیں دیئے جا سکتے جب تک جرأت اور بہادری کا وصف ان میں موجود نہ ہو۔ دوسرے اوصاف کی طرح یہ وصف بھی انبیاء میں اپنے زمانے کے لوگوں کی نسبت سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، ان میں تو یہ وصف تمام انسانوں سے بلکہ تمام نبیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ جس کی مثالیں نہ اُس زمانے میں ملتی تھیں، نہ آئندہ زمانوں میں مل سکتی ہیں۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقع پر جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تاریخ میں کسی لیڈر کی ایسی مثال نظر نہیں آتی بلکہ سوواں، ہزارواں حصہ بھی نظر نہیں آتی۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی قوم کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے، اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بلند رکھنے کے لئے، ان کو صبر اور استقامت اور جرأت اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تلقین نہ کی ہو۔ اور خود آپ کا عمل یہ تھا کہ اگر تنہا بھی رہ گئے اور دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں تب بھی کبھی کسی قسم کے خوف کا اظہار نہیں کیا۔

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ہر ایک دل ہے دُکھی جان اک عذاب میں ہے (منظوم)
- ’’ہر احمدی، جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے…‘‘
- خلافت خامسہ اور معیت الٰہی
- اطاعت خلافت، کامرانی کی کلید
- خدا کی خاطر قربانی اور خدا کا سلوک
- زمین کی بلندی سطح سمندر سے کیوں ماپی جاتی ہے؟
- آؤ! اُردو سیکھیں
- فرانس میں تبلیغ اسلام احمدیت
- بیجئم فٹ بال لیگ

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دکھائی دیئے۔ اس پر مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے ابو بکر! ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

(ماخوذ از بخاری کتاب مناقب الانصار باب ھجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

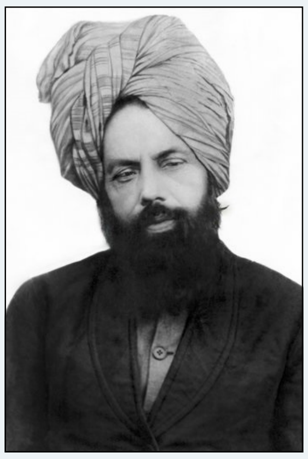

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشانِ پا یہاں تک ہی آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہوگا مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے۔ کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں۔ اور آپؐ بڑی صفائی سے اُن کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں۔ لیکن آپؐ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپؐ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں لَاتَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبہ: 40) یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا۔ باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پروا نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 250-251 ایڈیشن 1988ء)

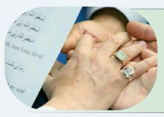

دربارِ خلافت

انسان کی پیدائش کی علتِ غائی

اس حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر آپؑ عبادت کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کی پیدائش کی علتِ غائی یہی عبادت ہے....‘‘(یعنی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ جیسا کہ پہلے آیت آچکی ہے) فرماتے ہیں کہ ’’عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنالیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہوجاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت اُس میں پیدا ہو کر نشوونما پائیں گے‘‘۔ اگر دل صاف ہو جائے، خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ کرنے لگ جاؤ، اُسی کو سب کچھ سمجھو، اُسی پر انحصار کرو تو پھر اُس میں خدا نظر آتا ہے اور اُس میں پھر خدا تعالیٰ کی محبت کے درخت نشوونما پائیں گے۔ ’’اور وہ اثمارِ شیریں وطیب ان میں لگیں گے جو اُكُلُهَا دَآئِمٌ(الرعد:36) کے مصداق ہوں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 347 ایڈیشن 2003ء)

پھر دوسری جگہ آپؑ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی کہ:

’’حضرتِ عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبتِ ذاتیہ کے ممکن نہیں۔‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک خاص حالت میں عاجزی اور انکساری سے اُسی وقت انسان کھڑا ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے ایک خاص ذاتی تعلق اور محبت ہو۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور فرمایا ’’اور محبت سے مراد یک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں۔‘‘ جب انسان ایسی محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی محبت کا جواب ملتا ہے ’’تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے، بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 218)

یعنی جب گرج چمک والی بجلی انسان پر گرتی ہے تو وہ جل جاتا ہے۔ انسان خاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محبت جو ہے یہ ایسی محبت ہونی چاہئے، ایسی آگ ہونی چاہئے، ایسی تپش ہونی چاہئے، رمضان کے بھی ایک معنی تپش اور گرمی ہے، کہ جو انسان کی کمزوریاں ہیں، بد عادتیں ہیں اُن سب کو جلا دے اور تمام وجود پر روحانیت کا قبضہ ہو جائے۔ یہ انسان کا مقصد ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے رمضان کے مہینے میں سے ہمیں گزارا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا یہ معیار ہے جو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آجاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کی محبت ہم میں قائم ہو اور وہ دائمی محبت ہو۔

(خطبہ جمعہ 26/ جولائی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ہر ایک دل ہے دُکھی جان اک عذاب میں ہے

ہر ایک دل ہے دُکھی جان اک عذاب میں ہے
اجل تلاش میں امتحاں نصاب میں ہے

اٹھائے پھرتا ہے ہر کوئی یاں صلیب اپنی
دکھوں کا بوجھ سدا عالم شباب میں ہے

کہانی حضرت انساں کی کیا سناؤں تمہیں
کبھی ثواب میں ہے اور کبھی عذاب میں ہے

یہ کیا طلسم ہے دنیا میں جو بھی آوے ہے
ہر ایک لمحہ ہر اک سال اک سراب میں ہے

کریں ہیں جان فدا حسن بے مثال پہ جس
ہزار داغ اس ہی حسن ماہ تاب میں ہے

میں خوب جانوں ہوں واعظ کی ہر نصیحت کو
ہر ایک نیکی محض خواہش ثواب میں ہے

عبث ہے شکوہ کوئی آسماں سے مت کیجو
یہاں سکون فقط مستیٔ شراب میں ہے

ہمارے زخم جگر حسن نو بہار بنے
اگرچہ شوخیٔ رنگ پتیٔ گلاب میں ہے

چہار سمت نئی ابتلاؤں کا گھیرا
کوئی علاج بھی اسکا تیری کتاب میں ہے

پلک جھپکتے بدلتا ہے زیست کا منظر
یہ ہی تو ایک سبق ہستیٔ حباب میں ہے

تمام نامے میرے نامہ بر نے کھول لیے
رقیب کس لیے کس کار کے عتاب میں ہے

کبھی نہ بھول کے خود آپ ہم کو یاد کیے
یہی تو ایک فرق ہم میں اور جناب میں ہے

کبھی تو آپ بھی ملنے کو آیئے صاحب
غریب خانہ بھی دولت کدے کے ساتھ میں ہے

خوشا نصیب کسی نے ہے ہم کو یاد کیا
خوشی سے جشن طرب روح اضطراب میں ہے

کہا تھا تم نے کبھی حال دل سنایا کرو
سو آج ساری غزل آپ کے حساب میں ہے

محمد امجد خان۔ آسٹریلیا

اداریہ

’’ہر احمدی، جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے، خدام و اطفال بہت انمول ہیں‘‘

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

گزشتہ سال 2021ء کو ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور دنیا بھر میں نوجوانوں کی قربانیوں، اسلام، احمدیت اور خلافت سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ **ہر احمدی، جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے** اور پھر فرمایا **خدام و اطفال بہت انمول ہیں۔**

ان دو فقرات پر سیر حاصل گفتگو کرنے سے قبل ان دونوں فقرات میں لفظ وجود اور انمول تشریح طلب ہیں۔ لفظ وجود، زندگی، بدن، ذات کو کہتے ہیں اور جماعت کو ایک خاندان تصور کیا جائے تو جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس روحانی خاندان کا ایک قیمتی وجود ہے۔ اور جہاں تک لفظ انمول کے معنی کا تعلق ہے۔ اس کے معنی نایاب، جس کا کوئی مول نہ ہو، لاثانی شے کے ہیں۔حضور انور نے عنوان بالا کے دوسرے حصہ میں نوجوان طبقے کو ایسی چیز سے تشبیہ دی ہے جس کی کوئی مثیل نہ ہو۔ نوجوان قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ بانی مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نوجوان صحابہؓ کو ایسے صیقل کیا کہ وہ سونے کی ڈلی بن گئے۔ پھر انہوں نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان کی قربانیاں بھی دیں اور ان نوجوان صحابہ کے خون نے اسلام کی کھیتی کو سینچا اور اس چمن کی آبیاری کی۔معوذ و معاذ کی عمریں آج کے جماعت احمدیہ کی تنظیموں کے خدام و اطفال کے برابر تھیں۔ جنگ بدر میں ایک والد اپنے جوان ہوتے بیٹے کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ حضورؐ! عمر کے اعتبار سے تو چھوٹی عمر ہے مگر اس کے ہاتھ اور قد کاٹھ دیکھیں نوجوانوں جیسے ہیں۔ ایک والد نے دو بچوں میں کُشتی کرواکر اپنے بچے کو جنگ کے لئے بھجوایا تھا۔ یہ انمول ہیرے تھے جن کی جانی، مالی، اور وقت کی قربانیوں کے بدولت آج اسلام دنیا کے کونے کونے میں نظر آتا ہے۔ رضی اللہ عنہم

یہی کیفیت ہمیں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جہاں عمر رسیدہ بزرگ ایمان لائے وہاں نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد نے سمعنا و اطعنا کہا اور پانچوں خلافتوں کے مبارک ادوار میں بھی نوجوانوں نے کثرت سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ’’سلام‘‘ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو پہنچانے کی سعادت پائی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد میں خلفاء نے ان نوجوانوں کی ایسی کانٹ چھانٹ و تراش کی کہ وہ ہیرے بن کر جماعت احمدیہ کی انگشتری کا نہ صرف حصہ بنے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اشعار کے مصداق ٹھہرے۔

وہی مئے ان کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

انہی مبارک ہستیوں میں آج تک سینکڑوں ایسے نوجوان فدائی شامل ہیں جن کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا مگر انہوں نے اسلام احمدیت پر آنچ نہیں آنے دی۔ انہی میں مکرم عبد السلام شہید اوکاڑہ ایل پلاٹ بھی ہیں جنہوں نے اپنے 6سالہ اور 3سالہ بیٹوں کے سامنے خنجر کے وار برداشت کرتے ہوئے احمدیت کے نام کا بول بالا کرتے ہوئے اپنی جاں، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ کئی ایسے جیسے مکرم سمیع اللہ بندیشہ بعمر 30 سال ہسپتال میں گولیوں کے زخم برداشت کرتے نظر آتے ہیں اور دسیوں نوجوان جیلوں کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ان کو احمدیت چھوڑنے کے لالچ دئے گئے مگر انہوں نے احمدیت کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ احمدیت کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مضبوط کیا۔ یہی وہ شہداء ہیں جن کے خون سے احمدیت کی کھیتی کی آبیاری ہو رہی ہے۔ ان کے لواحقین اور جیلوں میں پڑے نوجوانوں کے عزیز و اقارب کی آنکھوں سے بہنے والے وہ آنسو ہیں جن سے احمدیت کی دھرتی سیراب ہو رہی ہے۔ نوجوانوں کی عبادات اور قربانیوں کو شیوہ پیغمبری کہا گیا ہے۔ لہٰذا سچ کہا ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کہ خدام و اطفال بہت انمول ہیں۔

قیمتی وجود

جہاں تک اس آرٹیکل کے عنوان ’’ہر احمدی جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے‘‘ کا تعلق ہے۔ اس حوالہ سے خاندان اور وجود کا ذکر اوپر کر آیا ہوں۔ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے مادی خاندان کی مثال پیش کروں گا۔ مادی خاندانوں پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ خاندانوں میں بالعموم کوئی فرد بے کار نہیں ہوتا۔ اس کا کردار کسی نہ کسی طرح خاندان کی فلاح و بہبود کے لئے دکھائی دیتا ہے۔ ایک سربراہ ہوتا ہے اور اس کے نیچے خاندان اور گھرانہ میں دسیوں لوگ نظر آئیں گے۔ وہ تمام لوگ گھرانہ کے سربراہ کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے گھر کے تمام کام کاج جو ان کے سپرد ہیں کر رہے ہوتے ہیں۔ گویا ہر کوئی کارآمد وجود ہوتا ہے۔ کوئی گھر کی صفائی ستھرائی کر رہا ہے تو کوئی بازار سے سودا سلف لانے میں مصروف ہے۔ کوئی کچن میں کھانا پکاتے نظر آتا ہے۔ تو کوئی دفتر، کاروبار کے لئے باہر گیا ہوا ہے۔ اور کوئی تعلیم حاصل کرنے کالج، یونیورسٹی یا اسکول گیا ہوا ہے۔ ان تمام مصروفیات کے باوجود ہر کوئی اللہ کے بھی حقوق ادا کرتا دکھائی دیتا ہے۔ کوئی نماز میں مصروف ہے، تو کوئی قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے اور کوئی گھر یا باہر دعوت الی اللہ میں مصروف عمل نظر آئے گا۔یعنی خاندان میں کوئی وجود بے کار نہیں ہوتا۔

یہی اصول، جماعت احمدیہ جو ایک روحانی خاندان کی حیثیت رکھتی ہے، میں آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس روحانی گھر کے سربراہ ہیں۔ اور دنیا میں بسنے والے کروڑوں بندے اس روحانی گھر کے افراد ہیں۔ ہم اس گھر کی عزت اور وقار ہیں۔ہمیں اس روحانی گھر کے ان تمام اصولوں پر کاربند رہنا ہے جو اس گھر کی فلاح و بہبود کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ہمیں اپنے فرائض اسی طرح ادا کرنے ہیں جیسے ہم مادی گھروں میں ادا کرتے ہیں۔ہمیں سربراہ خاندان خلیفۃ المسیح سے محبت وعقیدت سے نہ صرف پیش آنا ہے بلکہ آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر لے کر سمعنا و اطعنا کہنا ہے۔ آپس میں اسی طرح اتحاد و اتفاق ہو اور ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اس خاندان کے لئے کام کریں جس طرح مادی گھروں میں کرتے ہیں۔ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کر رہے ہوں اور خاندان کے افراد کو بڑھانے کے لئے دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے مورخہ 22 مئی 2022ء کو مجلس شوریٰ برطانیہ کے نمائندگان سے تبلیغ کرنے اور پیغام حق پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو لازماً ہم قیمتی وجود ہیں جماعت احمدیہ کے لئے۔

یہاں ایک اور مضمون بھی ابھرتا ہوا نظر آتا ہے وہ یہ کہ گھروں میں جو قیمتی اشیاء ہوتی ہیں چور ان کو چوری بھی کر لیتے ہیں۔ نقصان بھی پہنچاتے ہیں بلکہ ڈاکو لے بھی جاتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کا ہر وجود بھی قیمتی ہے اسی لئے تو معاندین کبھی کسی کو شہید کر دیتے ہیں، کبھی جسمانی، کبھی مالی نقصان پہنچاتے ہیں۔ کبھی جیلوں میں اسیران راہ مولیٰ کے طور پر بند کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے امام نے درست فرمایا ’’ہر احمدی، جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے۔‘‘

ہمیں اس مقام کی قدر کرتے رہنا چاہئے اور اپنا محاسبہ بھی کرنا چاہئے۔ اللہ کے حقوق ادا کریں۔ پنجوقتہ نمازیں پڑھیں، تہجد و نوافل ادا کریں۔قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کریں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کریں۔ اللہ کی مخلوق سے پیار کرنے والے ہوں۔ اپنے رشتہ داروں کی تعظیم و عزت کر کے ان سے نہ صرف حسن سلوک کریں بلکہ ان کے حقوق ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق و فرائض کی ادائیگی کرنے والا بنائے۔ آمین

(ابوسعید)

علامہ ایچ ایم طارق

خلافتِ خامسہ اور معیت الٰہی

قسط 2

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن 11 جون 2022ء)

یہ خلیفہ ''ناصر الدین'' ہوگا

مکرم خالد سمیع صاحب گلشن اقبال غربی کراچی نے خواب میں آنیوالے خلیفہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صورت میں بیعت لیتے دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان لکھ رہا ہوں جو کہ میری کیفیت خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کے دوران بمقام بیت الفضل لندن نماز مغرب اور عشاء تھی۔ وہ کچھ اس طرح سے تھی۔ نماز مغرب و عشاء جمع کی گئی اور اس کے بعد ہم تمام افراد جماعت اس طرح سے صفوں میں بیٹھ گئے اور نئے خلیفۃ المسیح کے انتخاب کا انتظار کرنے لگے۔

ہر آن درود شریف کا ورد اور ساتھ یہ بھی دعا کر رہا تھا کہ اے خدا! آنے والا ہر طرح سے جانے والے خلیفہ کا نعم البدل ہو۔ کہ انتخاب کے اعلان سے چند لمحے پہلے میری نظر آسمان پر تھی تو میں نے دیکھا کہ میری پیٹھ کی طرف سے ایک ستارہ ٹوٹا اور کافی دور تک نظر آیا اور قبلہ رخ جا کر اس کی روشنی ختم ہوگئی۔ اس نظارہ کو دیکھا تو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پیدائش کی جو نشانیاں بتائی گئی تھی کہ ان کی پیدائش پر بہت سارے ستارے آسمان سے ٹوٹیں گے تو دل کو ایک طرح سے یہ تسلی ہوگئی کہ ان شاءاللہ آنے والا خلیفہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی خصوصیات کا مظہر ہوگا۔ اس کے چند منٹ بعد مائیک سے جناب مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی آواز آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں آ گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہوگئے ہیں۔ ان کے اعلان میں جو الفاظ مجھ تک پہنچے وہ یہ تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث استخارہ میں تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مرزا مسرور احمد کی بیعت لی۔۔۔ دل کو تسلی ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خدا تعالیٰ نے ناصرالدین کا خطاب عطا کیا تھا۔ ان شاء اللہ یہ خلیفہ بھی ناصرالدین ہوگا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 713 تاریخ تحریر 2/نومبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے مشابہت

مکرم رانا آفتاب احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد کو خواب میں آنیوالے خلیفہ کی مماثلت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بتائی گئی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''خاکسار نے خلافت خامسہ کے انتخاب سے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ جیسا کہ جلسہ کے دنوں میں ہوتے ہیں۔ میری ملاقات حافظ مظفر احمد صاحب اور سید نصرت پاشا صاحب سے ہوئی ہے۔ ہم لوگ ایک کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب بتاتے ہیں کہ خلافت کا انتخاب ہو رہا ہے۔ میں دیکھ کر آتا ہوں کہ کون خلیفہ بنے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد آ کر بتاتے ہیں کہ حضرت مرزا طاہر احمد ہی دوبارہ خلیفہ منتخب ہوگئے ہیں۔ ہم سب لوگ بہت خوش ہیں اور دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 597 تاریخ تحریر 8/جولائی 2004ء)

دورِ خلافت خامسہ کی خصوصیات

مکرم لیمن اینجی صاحب گیمبیا نے اپنی رؤیا میں آنیوالے خلیفہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے جسم میں بڑا اور قد میں لمبا دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کثیر تعداد میں لوگ ایک نئے خلیفہ کی طرف بڑھ رہے ہیں جو کہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نہیں ہیں۔ یہ خواب 20/فروری 2003ء میں دیکھی۔ جب لوگ اکٹھے ہو رہے تھے تو یکدم انہیں حکم ہوا کہ ٹھہر جائیں کیونکہ دونوں مرد وخواتین اکٹھے چل رہے تھے۔ اور یہ جو ٹھہر جانے کا حکم ہوا تھا۔ یہ ایک کسی پکارنے والے آلے سے دیا جا رہا تھا اور جب لوگ ٹھہر گئے تو مجھے اندازہ ہوا کہ مردوعورتوں کو ایک بڑے فاصلے سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو حکم ہوا کہ تیزی سے دوڑتے ہوئے نئے خلیفہ کی طرف بڑھو۔ تب مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کسی سنجیدہ دوڑ میں شریک ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو بڑی تیزی سے دوڑتے ہوئے پایا یہ ہرگز آسان دوڑ نہیں تھی۔ بہرحال مجھے اس بات کا ایک حد تک افسوس ہوا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ عورتیں اس دوڑ میں مجھ سے آگے نکل گئی ہیں۔

جب تمام لوگ گزر گئے میں حیرانگی سے کیا دیکھتا ہوں کہ ہر قسم کے جانور بھی اس سمت میں دوڑ رہے ہیں وہ انتہائی برق رفتاری کے ساتھ دھول اُڑاتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ میں اس جگہ کی کشادگی سے حیران رہ گیا۔ جہاں یہ واقعہ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے سفید فاختائیں بھی ساری دنیا سے اڑتے ہوئے نئے خلیفہ کی طرف آتے ہوئے دیکھیں۔ انہوں نے سارے آسمان کو آرام سے اڑتے ہوئے سفید رنگ سے بھر دیا تھا۔ بالآخر جس خلیفہ کو میں نے دیکھا ان کا وجود بڑا اور لمبا تھا حضرت خلیفہ طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ کے جسم سے۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 588تا590 تاریخ تحریر 10/اپریل 2006ء)

زمانہ خلافت خامسہ کا لمباہونا

نئے خلیفہ کے لمبے قد سے دورِ خلافت خامسہ کے نسبتاً لمبا ہونے کا مفہوم ایک اور خواب سے بھی ظاہر ہے۔ چنانچہ مکرم ایس اے کیو سیف الدین آف انڈیا نے اپنی خواب کی تعبیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر 90 سال کا اشارہ لیا ہے۔ واللہ اعلم۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''میں نے 18/اپریل 2003ء کی رات کو دیکھا کہ میں دھوان ساہی پہ سن کر گیا ہوں کہ سید یعقوب الرحمان صاحب (جماعت کے مخلص دوست) کا انتقال ہوگیا ہے۔ دوسرے لوگ بھی تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی لاش پڑی ہوئی ہے اور لوگ دیکھ رہے ہیں اور میں بھی افسوس کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ دوسرے دن 19/اپریل کو خبر ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات ہوگئی ہے۔۔۔ میں نے اپنی جانب سے یہ تفہیم کی (i) جناب یعقوب الرحمن کی عمر 90 سال ہے اس لئے حضور کی عمر لمبی ہوگی۔ (ii) نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کے لڑکے یوسف علیہ السلام کی صفت لے کر حضرت مرزا مسرور احمد آئے ہیں۔ لیکن اپنے اور بیگانوں کی طرف سے کچھ ہلکی سی مخالفت ہوگی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام گھرے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ بہت بلند شان والا بنادے گا۔ اور مطلع بالکل صاف کر دے گا اور زبردست ذہن وفہم دے گا اور درجات بلند کرے گا اور حضور کا حسن سلوک مخالفوں کے دل جیت لے گا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 633 تاریخ تحریر 7/ستمبر 2004ء)

آنے والا خلیفہ ''نعمت اللہ''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور صفاتی نام ''نعمت اللہ'' خواب میں دکھایا گیا۔ مکرم حافظ عبدالاعلیٰ طاہر صاحب بیان کرتے ہیں: ''خاکسار نے ایک ماہ قبل خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات دیکھی اور جو چہرہ وفات کے بعد MTA پر ہم نے دیکھا بعینہٖ یہی چہرہ خواب میں نظر آیا۔ بڑا ہشاش بشاش چہرہ گویا کہ ابھی سو کے اٹھ جائیں گے۔ خاکسار نے اپنا خواب کسی کو نہ بتایا۔ کسی کو بتانے کا حوصلہ ہی نہیں پڑ رہا تھا۔ حضور رحمہ اللہ کی وفات سے لے کر خلافت کے انتخاب تک ہمہ وقت یہی دعا کرنے کی توفیق ملی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر آزمائش سے بچائے اور جلد خلافت جیسی عظیم نعمت عطا فرمائے۔

یہی دعا کرتے ہوئے خاکسار رات کو سویا تو خواب میں خدا تعالیٰ نے دکھایا کہ ایک خوبصورت گاڑی آ کر رکی ہے۔ اس میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اترے ہیں۔ ایک اور دوست ساتھ ہیں ان کی پہچان نہ ہوسکی۔ خاکسار کے کانوں میں آواز آئی ''نعمت اللہ، نعمت اللہ''۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار کی آنکھ کھل گئی۔ خاکسار اٹھا وضو کیا نوافل پڑھے۔ رات 3:40 بجے انتخاب خلافت کا اعلان ہوا تو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 598 تاریخ تحریر 29/اپریل 2003ء)

اپنے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ کے روپ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب سے قبل آنے والی رؤیا میں ایک نہایت اہم بات ان اعلیٰ صفات سے تعلق رکھتی ہے جن کی پیشگی خبر دی گئی کہ آپ نہایت عمدہ اور پاکیزہ صفات کے حامل اور صاحب شرف وحشمت ہوں گے۔ بعض مبارک ناموں میں سے ایک نام آپ کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کا ہے جن کے روپ میں آپ کو مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کریم احمد نعیم صاحب ہیوسٹن امریکہ نے دیکھا وہ بیان کرتی ہیں کہ ''جس دن خلافت خامسہ کا انتخاب ہونا تھا۔ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب جنہیں مجھے بچپن میں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ کالی اچکن پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کاغذات ہیں اور دھندلا سا نظر آیا کہ

دو پگڑی والے کھڑے ہیں جن کو وہ کاغذات دے رہے ہیں۔ صبح اُٹھ کر میں نے یہ خواب اپنی بڑی بیٹی کو نیویارک میں سنائی اور کہا کہ شاید مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ بنیں گے۔ بہرحال دعا کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے غم کو خوشی میں بدلتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو تاج خلافت پہنادیا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 716 تاریخ تحریر 20/جون 2004ء)

الہام ''وہ بادشاہ آیا''

حضرت مسیح موعودؑ کو حضرت مرزا شریف صاحب کے بارہ میں الہام ہوا تھا: ''وہ بادشاہ آیا''۔ جو ظاہراً ان کے اور ان کے بیٹے کے بارہ میں پورا نہ ہوا کہ الٰہی تقدیر کے مطابق ان کے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی بادشاہت اور خلافت کی طرف اشارہ تھا۔

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جمالی دور میں ''بادشاہ'' سے مراد ظاہری حکومت نہیں بلکہ روحانی بادشاہت یعنی خلافت ہی تھی جیسا کہ خلافت خامسہ میں جماعت کے عالمگیر پھیلاؤ مالی وسعت و خدمت انسانیت وغیرہ کی بدولت جماعت اور اس کے سربراہ کو عالمی سطح پر پذیرائی ملی اور ایک شاہانہ رعب اور عزت و وجاہت عطا ہوئی۔ چنانچہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ عالمی سطح پر خدمت کے ایسے بے نظیر کام ہورہے ہیں کہ بڑے بڑے مسلمان بادشاہوں کو بھی اس کی توفیق نہیں۔

اسی طرح خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بادشاہوں کی سطح پر جماعت کے رابطے ہونے لگے اور حضور انور نے انہیں قیام امن کے خطوط لکھے۔ پھر آپ نے شاہان مملکت کی طرح مختلف ممالک کی پارلیمنٹس میں خطاب فرماکر بھی یہ الہام پوری فرمادیا۔

پھر ''بادشاہ'' کے خطاب کے ساتھ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو ''قاضی'' کا لقب بھی دیا گیا۔ جس کی تعبیر ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے دور میں کھل کر سامنے آئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جنوری 1907ء کو رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ''وہ بادشاہ آیا''۔

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔''

(بدر جلد 6 نمبر 2،1 مورخہ 10 جنوری 1907ء صفحہ 3 تذکرہ صفحہ 584)

آنے والا خلیفہ ''قاضی''

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ''بطور قاضی'' بھی دکھایا گیا جیسا کہ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں: ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر دل بہت اداس تھے... اس دوران خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ربوہ میں لوگ اکٹھے ہیں اور سیلاب ہے عوام کا اور ایک ہاتھ پر بیعت ہورہی ہے۔ میں اپنے دوستوں سے پتہ کرتا ہوں کہ کس کی بیعت ہورہی ہے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ ربوہ کے قاضی کی بیعت ہورہی ہے چنانچہ میں بھی بیعت کرلیتا ہوں۔ صبح اٹھنے کے بعد خاکسار اپنی لاعلمی میں نظر دوڑاتا ہے کہ ربوہ کا کون سا قاضی ہے جس کی بیعت خاکسار نے خواب میں کی ہے۔ تو دل تسلی نہیں پاتا۔ چنانچہ ایک یا دو دن کے بعد جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا اعلان بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہوا تو اس وقت بیعت تو کرلی مگر دل میں ایک بات تھی کہ خواب میں تو میں نے بیعت قاضی کی کی تھی مگر آج اعلان امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صاحب کا بطور خلیفۃ المسیح کیا گیا ہے۔ خدا پر یقین رکھتے ہوئے بیعت کی کہ میری خواب ممکن ہے سچی نہ ہو مگر یہ اعلان بہرحال سچا ہے اور یہ خدائی سلسلہ ہے... اس کو بھلانے کی کوشش کی کیونکہ خواب ایسی تھی جیسے کہ نظارہ صاف اور ستھرا ہے۔ بہرحال اگلے ہی دن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کا خطبہ جمعہ فرمودہ 12/دسمبر 1997ء M.T.A نے بار بار نشر کیا جس میں حضور (رحمہ اللہ) نے قاضی کا لفظ ہی استعمال کیا کہ وہ قاضی تھے۔ یہ خطبہ سن کر اتنی تسلی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ میں وہ جذبات نوک قلم پر نہیں لاسکتا کہ کس طرح میرے رب نے میری تسلی کے سامان پیدا کئے۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 665-666 تاریخ تحریر 27/اکتوبر 2005ء)

جیسا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بیان کیا یہ بات بھی درست ہے کہ حضور کو قبل از خلافت 1988ء تا دسمبر 1997ء بطور ممبر مرکزی قضاء بورڈ خدمت کی توفیق ملی۔ تاہم آنیوالے خلیفہ کے قاضی ہونے میں اس کے دور خلافت میں احمدیہ نظام قضاء کی عالمگیر وسعت کی طرف بھی اشارہ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دَور میں 11 مزید ممالک میں صیغہ قضاء کا قیام عمل میں آیا اور آپ ہی کے دور میں جماعت کے محکمہ قضاء پر سو سال مکمل ہونے پر اب تک کل 18 ممالک میں یہ نظام مستحکم ہو چکا ہے۔ جن میں پاکستان کے علاوہ بھارت، بنگلہ دیش، ملائیشیا، انڈونیشیا، ڈنمارک، جرمنی، بیلجیم، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، انگلینڈ، شمالی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، ماریشس اور تنزانیہ کے ممالک شامل ہیں۔

قاعدہ کے مطابق ان سب ممالک کی اپیلیں حضور کے پاس آسکتی ہیں۔ خلافت خامسہ میں دارالقضاء کے جائزہ کے مطابق تقریباً ہر تین میں سے ایک کیس کے بارے میں کسی نہ کسی فریق کی طرف سے لازمی طور پر معاملہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ ''قاضی'' ہونے کا یہ نکتہ اس لیے بھی اہم ہے کہ رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی میں مسیح موعود کے لیے ''حَکَماً عَدلاً'' یعنی منصف قاضی ہونے کے الفاظ تھے۔ جو اس مسیح کے نائب اور خلیفہ ہونے کے لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں بدرجۂ اولیٰ پورے ہورہے ہیں۔ اور یوں الہام حضرت مسیح موعودؑ کا وہ حصہ بھی پورا ہوگیا کہ ''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔''

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد کے روپ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کے والد مرزا منصور احمد صاحب کے روپ میں بھی دکھایا گیا جیسا کہ مکرم نصیر احمد صاحب شارلٹ۔ امریکہ نے بیان کیا ہے: ''20/اپریل کی رات انتخاب سے ایک رات پہلے خواب میں دیکھا۔ ایک Paper پر کالے مارکر سے موٹے الفاظ میں لکھا ہے ''مرزا منصور احمد'' اسی رات یہ خواب دو دفعہ دیکھا۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 660 تاریخ تحریر 25/اپریل 2003ء)

مسز نصرت ممتاز صاحبہ ملک زوجہ نسیم احمد شاہد صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ نیا خلیفہ ''ابن منصور'' ہوگا وہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کی وفات والے دن منڈی بہاؤالدین میں خدام وانصار کا اجتماع ہورہا تھا کہ میرے بیٹے نے اطلاع دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) انتقال فرماگئے ہیں۔ یہ سن کر میں رونے لگی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے لگی کہ اے اللہ تعالیٰ! بتا کہ اب خلیفہ وقت کون بنے گا۔ تو میرے کان میں تین دفعہ یہ آواز آئی کہ ابن منصور، ابن منصور، ابن منصور... پھر جب اعلان ہوا کہ خلیفۂ وقت مرزا منصور احمد صاحب کے بیٹے، مرزا مسرور احمد صاحب منتخب ہوگئے ہیں تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 65 تاریخ تحریر 18/اپریل 2005ء)

آنے والا خلیفہ ''عزیز''

ایک خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا صفاتی نام ''عزیز'' بھی آیا ہے عزیز مکرم بابوسرا ایس سووے صاحب طالب علم یونیورسٹی آف گیمبیا نے بیان کیا کہ ''مورخہ 19، 20/اپریل 2003ء جب کہ میں اپنے گاؤں میں چھٹیوں پر تھا میرے بڑے بھائی Muhammd A.S Sowe نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی خبر دی۔ مورخہ 16/اپریل 2003ء بروز سوموار کی شب ایک واضح خواب میں مَیں نے ایک شخص کی تصویر دیکھی۔ سفید پگڑی کے ساتھ بالکل ویسی ہی جیسی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پہنا کرتے تھے اور تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا ''حضرت مرزا مسرور عزیز احمد'' مجھے بتایا گیا کہ حضرت مرزا مسرور عزیز احمد نئے خلیفہ ہیں۔

کچھ دنوں بعد میں مشن ہاؤس بارہ (Barra) گیا اور اپنی خواب ایریا مشنری استاذ عیسیٰ جوزف کو سنائی اور اسی روز مشن ہاؤس بارہ میں MTA کے ایک پروگرام میں جو دوبارہ نشر ہورہا تھا میں نے سکرین پر ہوبہو ایسے شخص کو دیکھا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور وہ ہمارے نئے منتخب خلیفہ، خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ تھے۔''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 627 تاریخ تحریر 10/اپریل 2006ء)

آنے والا خلیفہ ''سیف اللہ''

ایک خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ''سیف اللہ'' کا ذکر ہے۔ مکرمہ طاہر نورین صاحبہ جرمنی بیان کرتی ہیں کہ ''جس رات خلافتِ خامسہ کا انتخاب تھا۔ میں ٹی وی (M.T.A) پر دیکھ رہی تھی۔ پھر سوچا دو نفل ادا کروں۔ نفل ادا کرنے کے بعد M.T.A دیکھتے دیکھتے مجھے چند منٹ کے لیے نیند آگئی۔ سیف اللہ، سیف اللہ کی آواز آئی اور میں جاگ گئی۔ ادھر ادھر دیکھا پھر M.T.A دیکھنے لگ گئی اور چند منٹ بعد خلافت خامسہ کا اعلان سنا۔ (الحمد للہ)''

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 729۔ تاریخ تحریر 16/جون 2003ء)

سیف اللہ کے معنے ہیں اللہ کی تلوار اور یہ لقب رسول اللہ ﷺ نے فاتح شام و عراق حضرت خالد بن ولیدؓ کو عطا کیا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس جمالی دور میں یہ اشارہ ہے کہ آنے والا خلیفہ بلا خوف وخطر حق و صداقت کا اعلان کرنے والا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس میدان

میں غیر معمولی جرأت وشجاعت عطا فرمائے گا اور خاص الٰہی رعب سے آپ کو نصرت عطا ہو گی۔

آنے والا خلیفہ ’’شیر‘‘

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آئی سپیشلسٹ حیدر آباد (AMA پریذیڈنٹ) نے خواب میں حضور انور کو شیر کی صورت میں دیکھا، وہ بیان کرتے ہیں:

خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت وہ کراچی میں تھے اور طبعاً ایک پریشانی کا عالم تھا۔ انتخاب خلافت کے تین چار روز بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند مقام پر ایک شیر بیٹھا ہوا ہے جس کا منہ مشرق کی طرف ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ آسمان سے ایک روشنی اتر رہی ہے جو مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اس شیر کے اوپر پڑتی ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور اس شیر کو مخاطب کر کے یہ آواز آتی ہے: ’’الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ‘‘ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں۔

(بیان کردہ دراجلاس حیدرآباد مورخہ 22 جنوری 2022ء)

’’مجھے دنیا کی کوئی طاقت اور دشمن پکڑ نہیں سکتا‘‘

اسی طرح ایک خواب میں مکرم نسیم احمد شاہد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک سفید کبوتر کی صورت میں دیکھا جسے ایک بھورے رنگ کا بلا پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ’’مورخہ 20,19 /اپریل 2003ء کی درمیانی رات تقریباً 4,3 بجے صبح لیٹے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میرے سینہ پر ایک سفید رنگ کا کبوتر آ کر بیٹھا ہے۔ اسی دوران میں اپنے بائیں طرف ایک بھورے رنگ کا بلا جو کبوتر کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ دیکھتا ہوں فوراً ہی کبوتر کی شکل صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی پاک صورت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اور وہ اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں اور بلّا غائب ہوجاتا ہے۔ اور ساتھ ہی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی غائبانہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ ’’مجھے دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی دشمن پکڑ نہیں سکتا۔‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 670 تاریخ تحریر 28/ نومبر 2005ء)

آنے والا خلیفہ ’’بشیر الزماں‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام بشیر الزمان یعنی زمانے کو بشارتیں عطا کرنے والا بھی ایک خواب میں بیان کیا گیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر رشید سید اعظم صاحب۔ امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ’’19/ اپریل 2003ء کی صبح تہجد سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک خوبصورت باغ میں جمع ہیں اور بہتے ہوئے شفاف پانی سے وضو کر چکے ہیں۔ ایک فرشتہ نماز رگ کہتے ہیں کہ ’’بشیرالزماں‘‘ پیدا ہو چکے ہیں۔ میں نے یہ خواب اپنی اہلیہ کو حضور (رحمہ اللہ) کی وفات کی خبر سے پہلے سنادی تھی میری تفہیم یہی ہے کہ یہ خواب خلافت خامسہ سے منسلک ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ’’بشیرالزماں‘‘ بھی ہے۔ واللہ اعلم‘‘

(جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے صفحہ 645 تاریخ تحریر 29/ مئی 2003ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو غلبۂ اسلام کی خوشخبریاں دیتے آئے ہیں۔ اہل فلسطین کو مخاطب کرتے ہوئے غلبہ ٔاسلام کی خبر دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی جو ترقی ہو رہی ہے اور جماعت جس طرح پھیل رہی ہے، ہر ملک میں اور ہر ملک کے کئی شہروں میں جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جماعت کا تعارف ہوگیا ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں بھی جماعت کا تعارف ہوگیا ہے۔ تو ہمیں امید ہے کہ جلد ان شاء اللہ آئندہ بیں، پچیس سال جماعت کی ترقی کے بہت اہم سال ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ اکثریت ان شاء اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے آجائے گی یا کم از کم مسلمانوں میں سے اکثریت ایسی ہو گی کہ جو یہ تسلیم کرنے والی ہو گی کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔‘‘

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کبابیر جماعت کے ساتھ ورچوئل ملاقات مورخہ 5/ جون 2021ء)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اس نعمت خلافت کی کماحقہ قدر کرنے کی توفیق دے اور کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کی دائمی برکات سے ہمیں وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خطوط

• مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر لکھتے ہیں۔

مورخہ 8 جون 2022ء کے شمارے میں محمد صدیق شاکر صاحب پر مکرم منور علی شاہد کا تاریخی مضمون پڑھ کر انجینئر نگ یونیورسٹی کا زمانہ یاد آ گیا۔ شاکر صاحب، شیخ ریاض محمود صاحب کی عاملہ میں تھے۔ شیخ صاحب اکثر ہمارے ہوسٹل (عمر ہال) میں آتے تھے۔ ان کے ساتھ کبھی کبھار شاکر صاحب بھی ہوتے تھے یہ سب لوگ اس وقت لاہور کی خدام الاحمدیہ کے روح رواں تھے۔ بعد میں ایک بار انہوں نے استفسار کیا کہ میں نے لاہور میں مکان نہیں بنایا؟ میں نے کہا ’’خواہش تو تھی نیسپاک ہاؤسنگ سوسائٹی وغیرہ میں قسطوں پر پلاٹ بھی خریدے لیکن میرے employers نے لاہور میں مجھے ٹکنے ہی نہیں دیا۔ ٹرانسفر پر ٹرانسفر ہوتا رہا کئی بار ربوہ بھی ان سے سر راہ ملاقات ہوئی آج ان کے تفصیلی حالات پڑھ کر وہ زمانہ نظر کے آگے گھومتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لاہور کی رونقیں لوٹ آئیں۔ آمین۔ میں نے ایک عید، زمانہ طالب علمی میں لاہور کی تھی۔ نماز عید ہم نے غیر از جماعت دوستوں کے پہلو میں آزادی سے پڑھی تھی اس وقت یہ گراؤنڈ منٹو پارک کہلاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ لکھاریوں کو جزائے خیر دے۔ ماشاء اللہ! بڑے قیمتی اور تاریخی مضامین لکھ رہے ہیں۔

ایک دعا کی بھی درخواست کرنی تھی۔ خاکسار کی اہلیہ بہت بیمار ہیں ان کی معجزانہ شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• مکرمہ خالدہ نزہت۔ آسٹریلیا سے لکھتی ہیں۔

24 مئی کی الفضل میں محترمہ امۃ الباری ناصر کا مضمون ’’پردہ تعلیم میں رکاوٹ نہیں ہے‘‘ پڑھا۔ بہت ہی متاثر کن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یوم خلافت کے سلسلے میں سب مضامین اور نظموں سے خلافت سے محبت چھلک رہی تھی۔ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم خلافت کے مضبوط سائے میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تا قیامت یہ سایہ جماعت پر قائم و دائم رکھے آمین۔

پیارے آقا کی اتنی پیاری تصویر کے لیے قارئین الفضل آپ کے بہت شکر گزار ہیں جزاك اللہ۔

• مکرم قاضی عثمان پاشاہ صوبہ کرناٹک۔ انڈیا لکھتے ہیں۔

مورخہ 18 مئی 2022ء کی اشاعت میں ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب کا مضمون ’’انسانیت کی مدد، دنوں یا ہندسوں کی محتاج نہیں‘‘ بہت پسند آیا۔ خاکسار نے اپنے دورہ کے دوران ایک جماعت کے تعلیم و تربیت کے حوالہ سے منعقدہ اجلاس میں پڑھ کر بھی سنایا۔ جسے حاضرین اجلاس نے بھی سراہا۔ الحمدللہ احباب جماعت الفضل اخبار سے بخوبی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اخبار کی معاونت کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر دے، آمین۔

درثمین احمد۔ جرمنی

اطاعت خلافت، کامرانی کی کلید

قسط 3۔ آخری

’’اطاعت خلافت کامرانی کی کلید‘‘ اس سلسلے میں قرون آخر کے اصحاب کے چندمزید ایمان افروز واقعات پیش کرنا چاہوں گی۔ 1947ء میں ہندوپاک کی تقسیم ہوئی، پانچ دریاؤں کامتحدہ پنجاب دوحصوں میں تقسیم ہوا۔مشرقی پنجاب ہندوستان کے حصہ میں آیا اورمغربی پنجاب پاکستان کے حصہ میں آیا۔ اس خونی تقسیم کے نتیجہ میں دونوں طرف لاکھوں بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ایک اندازہ کے مطابق مشرقی پنجاب میں 25-20لاکھ مسلمانوں کو قتل کروایا گیا۔لاکھوں بچے یتیم ہوئے بہت سے مسلمان اپنے بوڑھے ماں باپ کو پناہ گزین کیمپوں میں چھوڑکر بھاگ گئے اور وہ وہاں سسک سسک کرمر گئے۔ہزاروں مسلمان عورتیں مفسدہ پردازوں اور ان کے فوجیوں نے اغواکر لیں۔مسلمانوں کی کم وبیش تمام مساجد، مقابر، خانقاہیں، تباہ و برباد کر دی گئیں۔(الشاذ کالمعدوم)تقسیم ملک کے ابتدائی سالوں میں مشرقی پنجاب کے ایک دو مقامات کے علاوہ کہیں مسلمان نظر نہ آتا تھا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حالات کے رونما ہونے سے بہت پہلے ان امور کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور اس کے بدنتائج سے بچنے کے لیے تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ ان تیاریوں میں سے حفظ ماتقدم کے طور پر ایک تیاری یہ تھی کہ فوج میں ملازمت کرنے والے احمدیوں کو یہ تحریک کروائی گئی کہ وہ فوجی ملازمت سے استعفیٰ دے کر حفاظت مرکز کے لیے فوراً قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں سینکڑوں احمدی فوجیوں نے اطاعت کا نمونہ دکھایا اور ملازمت کو خیر آباد کہہ کر قادیان پہنچے۔ ان میں سے بہت سے احمدی فوجیوں کو ان کے افسروں نے سمجھایا کہ تمہاری ملازمت کا عرصہ مکمل ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے اس وقت تک رک جاؤ آپ کو پنشن اور دیگرمراعات مل جائیں گی۔ احمدیوں نے جواب دیا ہم ایک دن کے لیے بھی رک نہیں سکتے، ہمارا استعفیٰ منظور کریں، یا نہ کریں، ہم قادیان جارہے ہیں۔فوجیوں کے علاوہ بہت سے احمدی رضا کار بھی خدمت کے لیے قادیان پہنچ گئے۔تقسیم ملک کے خطرناک ایام میں جو خدمات انہوں نے انجام دیں ان کی تفصیل فی الحال بیان کرنے کا موقعہ نہیں۔صرف اتنابتانا ضروری ہے کہ حضرت مصلح موعو رضی اللہ عنہ 31 اگست 1947ء کو قادیان سے ہجرت فرما کر لاہور تشریف لے گئے اور آپ نے اپنے ایک اہم پیغام میں فرمایا: ’’اے عزیزو!احمدیت کی آزمائش کا وقت اب آئے گا۔ اور اب معلوم ہو گا کہ سچا مومن کون سا ہے، پس اپنے ایمانوں کا ایسا نمونہ دکھاؤ کہ پہلی قوموں کی گردنیں تمہارے سامنے جھک جائیں، اور آئندہ نسلیں تم پر فخر کریں‘‘

(الفضل 8جون 1948ء صفحہ 3)

1947ء کے پُر آشوب زمانہ میں مسجد اقصیٰ قادیان کی مغربی جانب ایک مکان میں چالیس 40عورتیں محصور تھیں، ان کی حفاظت کے لیے انہیں مسجد اقصیٰ میں لانا ضروری تھا۔باہر کرفیو لگا ہوا تھا مسجد کی مغربی دیوار اور مکان کے درمیان تقریباً 7-8 فٹ چوڑی گلی تھی۔ دو نوجوان غلام محمد صاحب، اورمستری غلام قادر صاحب مسجد کی مغربی دیوار اور دوسری طرف مکان کی دیوار پر تختے رکھ کر ایک ایک عورت کومسجد میں منتقل کرنے لگے۔ جب انتالیس عورتیں مسجد میں پہنچ گئیں اور چالیسویں 40 کو لا رہے تھے وہ بھی مسجد میں پہنچ گئی تو فوجیوں کی نظریں دونوں نوجوانوں پر پڑگئیں۔ انہوں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اورانہیں شہید کر دیا۔ان دونوں نوجوانوں نے اپنی اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا اورکسی خاتون کی بے حرمتی نہیں ہونے دی۔ جب ان دونوں نوجوانوں کی شہادت کی اطلاع حضرت مصلح موعودؓ کو ملی تو آپ نے فرمایا:

’’یہ دونوں بہادر اور سینکڑوں اور آدمی اس وقت منوں مٹی کے نیچے دفن ہیں لیکن انہوں نے اپنی قوم کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔مرنے والے مرگئے، انہوں نے بہر حال مرنا ہی تھا، اگر اورکسی صورت میں مرتے تو ان کے نام کو یاد رکھنے والا کوئی نہ ہوتا... خدا کی رحمتیں ان لوگوں پر نازل ہوں۔اور ان کا نیک نمونہ مسلمانوں کے خون کو گرماتا رہے۔‘‘

(الفضل 11/ اکتوبر 1947ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 190-191)

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کے جذبۂ اطاعت کاذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا: ’’خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لیے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لیے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تندوروں میں کود جانے کا حُکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تندوروں میں کُود کر دکھادیں۔اگرخودکشی حرام نہ ہوتی، اگرخودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کرمر جاتا۔ خُدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لیے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بلند کرنے کے لیے کھڑا کیا ہے۔‘‘

(الفضل مصلح موعود نمبر 18از تبلیغ فروری 1958ء صفحہ 17-18)

ہماری جماعت کے جلیل القدر بزرگ صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اطاعت کی برکت کے حوالے سے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہیں:

’’ایک دفعہ کاذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی۔ اورمیری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں۔ بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہوسکی۔سکول والے تقاضہ کر رہے ہیں بہت پریشانی ہے۔ ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ دفتر نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے، آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوکر ابھی دفتر میں آجائیں۔ جب میں دفتر میں جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا

کہ آپ لمبے سفر پر جارہے ہیں۔ اور گھر میں بچوں کے گذارا اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں؟

میں نے کہا کہ میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا۔صحابہ کرامؓ جب اپنے اہل و عیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے تو گھروالوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے ہیں یا شہادت کا مرتبہ پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوجاتے ہیں۔ اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوتی ہیں... اس پر میری بیوی خاموش ہو گئیں اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔ کہ ’’اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبدِ حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت ومسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کرسکتا۔‘‘

میں دعا کرتا ہوا ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلاکر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کرعرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نے وہ روپیہ لے کرانہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے تبلیغی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خورونوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں۔ کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں واپس جانا مناسب نہیں۔ وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھرلے جانے کے لئے دیدیا۔ اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوادی۔ فالحمد للہ علٰی ذالك۔

(حیات قدسی جلد چہارم صفحہ 5)

تاریخ میں ہمیں صرف صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونے ہی نظر نہیں آتے بلکہ خلفائے احمدیت کی ذاتی زندگیاں بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونوں سے مزین نظر آتیں ہیں جنکی ایک جھلک آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی حیات مبارکہ کے واقعات میں ملاحضہ کی ہے اسی طرح تمام خلفائے کرام کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرلیں یہ قدرمشرک آپ کو تمام خلفائے عظام کی سیرت مبارکہ میں نظر آئیں گی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے جون 1912ء میں احمدیہ بلڈنگ لاہور میں خلافت کے موضوع پر اپنے خطاب میں فرمایا:

’’...مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے... مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو خدا کی رضا کے لیے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔...مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرماں برداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر ایسافدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔‘‘

(اخبار بدر 4، 11/جولائی 1912 بحوالہ حیات نورصفحہ 564 عبدالقادر سابق سوداگرمل، بحوالہ روز نامہ الفضل ربوہ 23/جنوری 2013ءصفحہ 6)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اطاعتِ امام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے

کہا: میاں ہم سے ایک غلطی ہوگئی ہے جس کا تدارک اب سوائے اس کے کچھ نظر نہیں آتا کہ ہم کسی ڈھنگ سے خلیفہ کے اختیارات کو محدود کر دیں۔ وہ بیعت لے لیا کریں۔ نماز پڑھا دیا کریں۔ خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب و قبول اور اعلان نکاح فرمادیا کریں یا جنازہ پڑھا دیا کریں اور بس۔ خواجہ صاحب کی بات سن کر جو جواب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیا اسے ہم حضور ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

’’میں نے کہا کہ اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جبکہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جبکہ حضرت خلیفۂ اوّلؓ نے صاف صاف کہہ دیا (تھا) کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی اور اس تقریر کو سن کر ہم نے بیعت کی۔ تو اب آقا کے اختیار مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟‘‘

(حیات نور مرتبہ شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل، صفحہ 365)

1927ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو اطاعت کا نمونہ قائم کیا اس کا ذکر الفضل میں یوں ملتا ہے۔

’’مہمانوں کی غیر معمولی کثرت اور اژدہام اس سال کی ایک خاص خصوصیت تھی۔ حاضرین کا ہجوم اس قدر تھا کہ تیار کردہ جلسہ گاہ نا کافی ثابت ہوئی اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے وقت اس قدر کثرت تھی کہ لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ گاہ کے باہر کھڑے رہے۔ اس پر حضور نے اظہار افسوس فرماتے ہوئے ذمہ دار کارکنوں کو توجہ دلائی اور منتظمین نے اس قدر ہمت اور کوشش سے کام لیا 27/دسمبر کی کارروائی ختم ہونے کے بعد راتوں رات جلسہ گاہ کو پہلے سے بہت وسیع کر دیا اور صبح جلسہ گاہ میں جانے والوں کو وہ بہت فراخ نظر آئی اور اس پر حضرت اقدس نے بھی اظہار خوشنودی فرمایا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں ساری رات مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور دیگر اصحاب مصروف رہے۔ طلبہ نے شہتیریاں اٹھا کر لانے، اینٹیں اور گارا بہم پہنچانے میں بڑی تن دہی اور محنت سے کام کیا۔ ان کام کرنے والوں میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بھی تھے۔ خدا تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔

(الفضل 3جنوری 1928ء صفحہ 2)

حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کراچی میں تھے جب آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے پیغام ملا کہ فوری طور پر ڈھاکہ بنگلہ دیش روانہ ہو جائیں کیونکہ وہاں پر جماعتی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ وہاں جاکر ان کی رہنمائی کریں۔ یاد رہے کہ اس وقت بنگلہ دیش پاکستان کا حصہ تھا۔ ڈھاکہ جانے کے لئے ہوائی جہاز کا پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی جگہ نہیں ہے چانس پر ٹکٹ حاصل کیا گیا۔ احباب کی تمام تر کوششوں کے باوجود جب کوئی سیٹ نہ مل سکی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آپ اگلے جہاز پر کچھ دن بعد ڈھاکہ چلے جائیں مگر حضرت مرزا طاہر احمد نے فرمایا کہ جب خدا کا خلیفہ مجھے فوراً ڈھاکہ جانے کا حکم دے رہا ہے تو میں کیونکر اس میں تاخیر کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنا سامان لے کر Air Port پہنچ گئے جبکہ سیٹ کنفرم نہیں تھی۔

کچھ دیر انتظار کے بعد ائرپورٹ کی انتظامیہ نے اعلان کر دیا کہ ڈھاکہ جانے والا جہاز روانگی کے لئے تیار ہے یہ سننے پر تمام وہ لوگ جو چانس پر جانے کے لئے آئے ہوئے تھے مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ مگر حضرت مرزا طاہر احمد اس یقین کے ساتھ وہاں موجود رہے کہ یہ جہاز مجھے ضرور لے کر جائے گا۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کا منشاء یہ ہے کہ میں فوراً ڈھاکہ جاؤں۔ چنانچہ آپ انتظار میں ہی تھے کہ اعلان کیا گیا کہ ڈھاکہ جانے والے جہاز میں ایک شخص کی جگہ خالی ہے اگر کسی مسافر کے پاس ٹکٹ ہے تو فوراً رپورٹ کرے۔ آپ نے فوراً پیش قدمی کی اور اسی جہاز میں ڈھاکہ کو روانہ ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ناممکن کام کو خلیفۂ وقت کی توجہ اور برکت سے ممکن بنا دیا۔

(الفضل 22 مئی 2009ء صفحہ 9)

حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ (حرم خلیفۃ المسیح الخامس) اطاعت امام کے حوالے سے خلیفۃ المسیح الخامس کے بارے میں فرماتی ہیں۔ خلفاء کے ساتھ اطاعت آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور ہمیشہ اشارہ سمجھ کر اطاعت کی۔ آپ ہر معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے۔ انیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیمار ہوئے آپ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکرمندی تھی۔ انتہائی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر احمد صاحب) نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورتِ حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آجائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لیے گئے تو حضورؒ نے دریافت فرمایا۔ ’’کیسے آئے ہو۔‘‘ آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکرمند ہے اس لیے پوچھنے کے لیے آیا ہوں تو حضورؒ نے فرمایا حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت بہتر۔ میں فوراً واپسی کی سیٹ Book کروا لیتا ہوں۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آ ہی نہیں سکتا۔ یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بتایا کہ ان کو تو میں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لیے آئے ہیں۔ اس پر حضور رحمہ اللہ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر ستمبر، اکتوبر 2008ء صفحہ 20-21)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی ادھر اُدھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے بیٹھ جاؤ۔ اور جدھر بڑھنے کا وہ حکم دے اُدھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حکم دے ادھر سے ہٹ جاؤ۔‘‘

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 515-516)

پس اطاعتِ خلافت درحقیقت وہ کامل محبت ہے جس میں انسان امامِ وقت کی ایسی پیروی کرے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کی مجسم تصویر بن جائے۔

یہی نظارہ چشم فلک نے اس روز دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا تو آپ نے مسجد فضل کے اندر موجود احباب کے لیے ارشاد فرمایا بیٹھ جائیں۔ طیورِ ابراہیمی کو جیسے جیسے اپنے خلیفہ کا یہ ارشاد پہنچتا گیا۔ یہ بیٹھتے چلے گئے یہاں تک کہ مسجد فضل کے اردگرد ہزاروں کی تعداد میں موجود احمدی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفہ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 288)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ چند سالوں سے دنیا کو عالم گیر تباہی سے متنبہ فرمارہے ہیں۔ آپ ایک طرف تو ان ہولناک خطرات سے دنیا کو آگاہ کر رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی تباہیوں کا احساس دلا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف رحمۃ للعالمین کی غلامی میں وہی جذبہ رحمت نمایاں نظر آتا ہے۔ اور افراد جماعت کو دنیا والوں کے لیے دعائیں کرنے کی بار بار تاکید فرمارہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’ہر روز ایک نئی خبر آتی ہے کہ آج جنگ کا شعلہ بھڑکنے والا ہے، آج ختم ہونے والا ہے۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جو ہیں وہ جنگ کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہی ہیں اس میں اب مزید کوئی روک پیدا ہونے کے آثار نظر نہیں آرہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ خاص طور پر مسلمانوں کو، خاص طور پر احمدیوں کو ان جنگ کے بداثرات سے بچا کر رکھے اور عمومی طور پر انسانیت کو بھی بداثرات سے بچائے۔ اگر ابھی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے اور کوئی ذریعہ بن سکتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے اور یہ خدا کو پہچاننے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اپنی تباہی سے بچ سکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18 مئی 2018ء)

اطاعت کا تقاضا ہے کہ ہم دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عصر حاضر کے انسانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عذاب الٰہی سے بچائے۔ کیونکہ انذاری پیشگوئیاں توبہ، دعا اور صدقات سے ٹل جاتی ہیں۔

اطاعت خلافت کامرانی کی کلید کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دُنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ 1)

آخر میں دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُسی طرح کامل اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے جیسے صحابہ کرام رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ حضور علیہ السلام کی کیا کرتے تھے اور یہ بھی دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس اطاعت کو قبول فرمائے اور ہماری جماعت کو اور ہمیں اور ہماری اولاد کو دنیا اور آخرت میں بے انتہا برکتیں و کامرانیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

مرسلہ: میر ثناء اللہ ناصر

خدا کی خاطر قربانی اور خدا کا سلوک

(واقف زندگی کی کہانی، خلیفہ کی زبانی)

"مولوی رحمت علی صاحب مبلغ احمدیت نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اس طرح انڈونیشیا میں خدمت اسلام میں کاٹا کہ پیچھے جوان بیوی بوڑھی ہوگئی، اس کے کالے بال سفید ہوگئے اور بچے جوان ہوگئے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ ماں سے اپنے ابا کے متعلق پوچھا کرتے اور خصوصیت کے ساتھ ایک بچہ جو چھوٹا تھا وہ اپنی ماں کو تنگ کرتا اور کہتا کہ امی! دوسروں کے ابا آتے ہیں اور ان کے لئے چیزیں لاتے ہیں، میرا ابا کہاں ہے؟ وہ کبھی نہیں آتا۔ اس کی امی کی آواز بھرا جاتی تھی جس کی وجہ سے بول نہیں سکتی تھیں اور جس طرف بھی وہ انڈونیشیا سمجھا کرتی تھیں اس طرف اشارہ کر کے کہتیں کہ تمہارا ابا اس طرف ہے، وہاں سے کسی وقت آئے گا۔ اس عرصہ میں وہ بچہ جوان ہوگیا اور بچپن میں باپ کی شفقت کا جو سایہ ہوتا ہے اس سے محروم رہ کر جوان ہوا۔جتنی عظیم الشان قربانی کوئی خاندان خدا کی راہ میں دیتا ہے اسی شان کے فرشتے اس پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں ہیں کہ جن کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو خدا کئی دفعہ سچ کر دکھاتا ہے۔ یہ پہلے کہتے ہیں اور خدا کے فرشتوں کو بعد میں ان کی متابعت کا حکم دیا جاتا ہے۔

چنانچہ مولوی رحمت علی صاحب انڈونیشیا میں جس محلہ میں رہائش پذیر تھے وہ سارے کا سارا لکڑی کے مکانوں کا بنا ہوا تھا۔ ایک دفعہ وہاں ایسی خوفناک آگ لگ گئی جو پھیلتے پھیلتے ہوا کے رُخ کے مطابق مولوی صاحب کے گھر کی طرف چل پڑی۔ جماعت کے پریشان حال ممبران وہاں پہنچے اور انکی منتیں کیں کہ مولوی صاحب! آپ اس جگہ کو چھوڑ دیں۔ کم از کم سامان ہی نکال لیں۔ بعد میں انسان تو جلدی سے بھاگ کر بھی باہر جا سکتا ہے۔ یہ بہت خطرناک آگ ہے جو کسی چیز کو نہیں چھوڑے گی۔ پھر ہوا کا رُخ ایسا ہے کہ لازماً اس نے آپ کے گھر تک پہنچنا ہی پہنچنا ہے۔مولوی صاحب نے کہا، اس جگہ کو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں تو اس آقا کا غلام ہوں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔(تذکرہ صفحہ 324) اس لئے یہ آگ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتی۔

یہ بھی ایک بہت بڑا دعویٰ تھا، لیکن ایک بہت بڑے مومن کی زبان کا دعویٰ تھا۔ایک ایسے مومن کی زبان کا دعویٰ تھا جن کے متعلق حضرت محمد ﷺ کی یہ خوشخبری ہے، رُبَّ اَشْعَثَ اَغبَرَ۔۔۔۔لَو اَقسَمَ لَاَبَرَّہٗ(مستدرک حاکم جلد 4. صفحہ 364) کہ خبردار! خدا کے ایسے درویش بندے بھی ہیں جو پراگندہ بال اور خاک آلود ہوتے ہیں، لیکن اگر وہ خدا پر قسم کھائیں تو خدا ضرور انکی قسم کو پورا کرتا ہے۔

انڈونیشیا کی تاریخ کا یہ ایک درخشندہ واقعہ ہے کہ وہ آگ بڑھتی رہی اور اس نے سارے مکان جلا دئے، لیکن جب اس کے شعلے مولوی صاحب کے مکان کو چھونے لگے تو اچانک اتنی موسلا دھار بارش آئی کہ دیکھتے دیکھتے وہ شعلے بھسم ہوگئے اور آگ مکان کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکی۔ وہ آگ جو دوسری چیزوں کو بھسم کرتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے نتیجے میں خود بھسم ہوگئی۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرمودہ 11 فروری 1983ء بحوالہ خطبات طاہر، جلد 2 صفحہ 79 تا 81)

گھر سے باہر جانے کی دعا

• حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡاُزَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ

(سنن ابی داؤد ابواب النوم باب مایقول اِذاخرج من بیعتہ، حدیث نمبر 5094)

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

مدثر ظفر

زمین کی بلندی سطح سمندر سے کیوں ماپی جاتی ہے؟

خشک زمین پوری دنیا کا قریب 30 فیصد بنتی ہے جبکہ 70 فیصد حصہ پر سمندر قابض ہے۔ اور جو زمین ہمارے پاس ہے اسے بھی ہم سطح سمندر کے لیول سے ہی ماپتے ہیں۔تمام ریلوے اسٹیشنز پر بھی اس علاقے کی سطح سمندر سے بلندی لکھی جاتی ہے۔تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی علاقہ کی بلندی کا پیمانہ آخر سطح سمندر ہی کیوں ہوتا ہے اور ریلوے اسٹیشنز پر اس علاقہ کی سطح سمندر سے بلندی لکھنے کا کیا مقصد ہے؟

ہم اکثر پہاڑی مقامات کے بارے میں سنتے ہیں کہ ان کی سطح سمندر سے اتنے میٹر بلند ہے۔ دیکھنے میں یہ ایک سادہ سا فارمولا لگتا ہے اور ہم بارہا پڑھ چکے ہیں کہ دنیا کا سب سے بلند مقام ماؤنٹ ایورسٹ سطح سمندر سے 8850 میٹر بلند ہے۔ آخر یہ پیمانہ درست کیسے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ ماؤنٹ ایورسٹ سے نزدیک ترین سمندر بھی سینکڑوں میل دور ہے۔اس سوال کا آسان الفاظ میں جواب یہ ہے کہ پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اور ہم کسی بھی دو مقامات کی بلندی پانی کی مدد سے بالکل درست معلوم کر سکتے ہیں۔لیکن اس میں چند اشکال ہیں۔اگر زمین بالکل فلیٹ ہوتی تو ایک سیدھی لکیر کھینچ کر کسی بھی مقام کی سطح ماپ لی جاتی۔اگر زمین بالکل گول ہوتی پھر بھی ایسا کرنا ممکن تھا۔لیکن زمین بیضوی شکل کی ہے جہاں ہزاروں میٹر بلند پہاڑ ہیں تو کہیں بہت گہرے مقامات بھی ہیں۔ کشش ثقل ہر چیز کو اپنی جانب کھینچتی ہے اس میں پانی بھی شامل ہے۔ پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے لیکن زمین پر کشش ثقل کی طاقت دو مقامات پر مختلف ہوسکتی ہے جس سے پانی کی سطح میں بھی فرق پڑتا ہے۔ جہاں زمین کا ماس زیادہ ہوگا وہاں کشش ثقل بھی زیادہ ہوگی۔ نتیجتاً اس کے اطرف میں پانی کی سطح بھی بلند ہوگی۔ دو مقامات پر کشش ثقل کی وجہ سے سمندر کے پانی کی سطح میں فرق سے خشکی کے مقامات کی حقیقی سطح معلوم کرنا مشکل امر ہے۔اس مشکل کا حل جیوڈیٹک سائنسدانوں نے یہ نکالا ہے کہ سمندر کی ایوریج سطح کو اس مقصد کے لیے بنائے گئے ایک ماڈل کے ذریعے کشش ثقل کی کمی اور زیادتی سے ماپا ہے۔اس ماڈل کو Earth Gravitational Modle کا نام دیا ہے۔اس ماڈل کی مدد سے زمین کے کسی علاقہ کی سطح سمندر سے حقیقی بلندی کو پا یا جا سکتا ہے۔ یہ ماڈل جدید جی پی ایس سسٹم کے تعامل سے کام کرتا ہے اور کسی بھی زمینی علاقے کی بلندی بالکل درست بتا سکتا ہے۔

اسی طرح ریلوے اسٹیشن کی سطح ہر علاقے میں مختلف ہوسکتی ہے۔ ریل گاڑیوں میں ڈرائیور کے پاس تمام اسٹیشنز کی فہرست ہوتی ہے جس میں ان کی سطح سمندر سے اونچائی درج ہوتی ہے۔اس سے انہیں اندازہ ہوجاتا ہے کہ جہاں وہ موجود ہیں اس سے اگلا اسٹیشن کتنی اونچائی یا

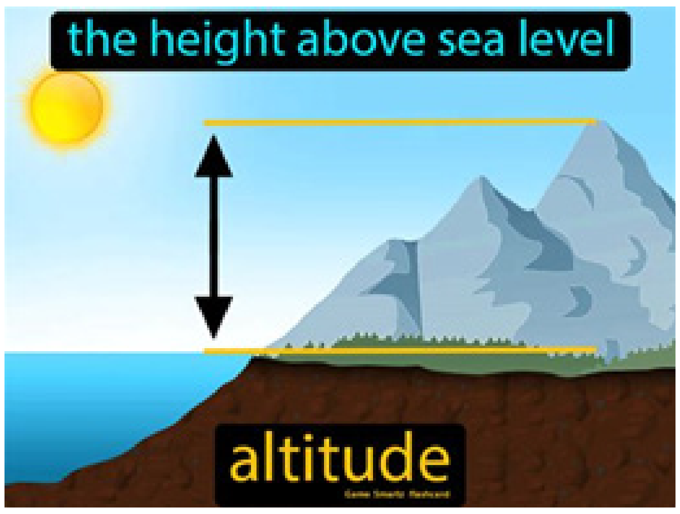

ڈھلوان پر ہے۔اسے مدنظر رکھتے ہوئے ٹرین ڈرائیور ٹرین کے لوڈ اور رفتار میں توازن رکھنے میں مدد لیتے ہیں۔

سطح سمندر سے بلندی علاقوں کی آب و ہوا کے بارے میں جاننے میں بھی معاون ہوتی ہے۔ جو علاقہ سطح سمندر سے جتنا زیادہ بلند ہوگا وہاں کی آب و ہوا نچلے علاقوں کی نسبت سرد ہوگی۔

گلوبل وارمنگ نے دنیا کے موسموں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔جس کے نتیجے میں گلیشئر پگھل رہے ہیں اور سمندروں کی سطح مسلسل بلند ہو رہی ہے۔ایک تحقیق کے مطابق دنیا بھر کے سمندروں کی سطح میں تین ملی میٹر سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔یہ معلومات 2016ء میں سمندر کی سطح پر نظر رکھنے والے سیٹلائیٹ جیسن تھری نے دی ہیں۔ یہ سیٹلائیٹ سمندر کی سطح کو 4 سینٹی میٹر تک درستگی کے ساتھ ماپنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 49

فعل Verb کی شکلوں کو بدلنا

آپ نے دیکھا ہوگا کہ انگریزی زبان میں فعل کی تین حالتیں ہوتی ہیں اوربعض لحاظ سے چار جو زمانے کے مطابق استعمال ہوتی ہیں۔آج کے سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ اردو میں فعل کی شکل بدلنے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ اگر اردو گرامر کی کتابوں میں دیکھیں تو اس باب میں کافی مشکل اصلاحات استعمال کی جاتی ہیں لیکن ہم اپنے سبق کو آسان فہم بنانے کے لئے گرامر کی مخصوص اصلاحات کا استعمال نہیں کریں گے۔

1۔ پہلا طریق یہ ہے کہ فعل کے مادے کے آگے الف بڑھا دیا جاتا ہے اور اس طرح ایک نیا فعل حاصل ہوجاتا ہے۔ جیسے : چلنا سے فعل کا مادہ ہے چل پس چلنا کے ل کے بعد الف بڑھادیں گے تو بن جائے گا چلانا۔ اب دیکھیں کے فعل چلنا Walk سے فعل چلانا یعنی run/ execute/drive/row بن گیا۔ جیسے وہ دکان چلا تا ہے۔ He runs a shop،وہ گاڑی چلاتا ہے۔/ He drives a vehicle car/truck/bus/train. وہ سائیکل چلا تا ہے He rides a bicycle/bike/motorbike. وہ کشتی چلارہا ہے۔ He is rowing a boat

وہ ایک تحریک یا منصوبہ چلا رہا ہے He is executing a plan/campaign. پس آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اردو زبان میں ایک ہی فعل کتنے افعال کو بیان کرسکتا ہے۔ افعال کی مزید مثالیں دیکھتے ہیں۔ ملنا سے ملانا، لکھنا سے لکھانا، ہنسنا سے ہنسانا، جلنا سے جلانا وغیرہ۔

2۔فعل کے دوسرے حرف کو اگر ساکن کر دیا جائے اور الف کا اضافہ کر دیا جائے تو نیا فعل بن جاتا ہے اور نیا فعل متعدی یعنی Transitive Verb بن جاتا ہے۔

جیسے : پگھلنا Melt سے پگھلانا causing something to melt. پکڑنا hold/grab/grasp/seize سے پکڑانا hand over/ give/transfer something, authority/pass

3۔ کبھی فعل کے مادہ Basic Verb کے آخری حرف Last letter سے پہلے الف بڑھادیا جاتا ہے اور اس طرح ایک نیا فعل بن جاتا ہے۔ جیسے : نکلنا سے نکالنا، اترنا سے اتارنا، ابھرنا سے ابھارنا، بگڑنا سے بگاڑنا وغیرہ۔

مثالیں فعل نکلنا: وہ نکلا۔ ہم چھٹی کے بعد اسکول کے دروازے سے نکلتے ہیں۔ زیتون اورسرسوں سے تیل نکلتا ہے۔فعل نکالنا: الماری سے کتاب نکالو۔ فائر فائیٹرز نے لوگوں کو عمارت سے نکالا۔ اپنی جیب سے موبائل فون نکالو۔ اس لکڑی سے کیل نکالو۔فعل اترنا: وہ پانی میں اترا۔ مسافرٹرین سے اترے۔خواتین بگھی سے اتریں۔فعل اتارنا: الماری کے اوپر سے سامان اتار رہے ہیں۔ بچے مسجد کے باہر جوتے اتارتے ہیں۔ لوگ یہاں پر سواریاں اتارتے ہیں۔ایک گولی اس کے سینے میں اتر گئی۔ بلی کو دیوار پر سے اتارنا پڑے گا۔فعل ابھرنا: آج کل ترقی پذیر ممالک میں روشن خیال تحریکیں ابھر رہی ہیں۔ چوٹ لگنے سے اس کی پیشانی پہ ایک گومڑا Lump اُبھر آیا۔فعل ابھارنا: زید کو اس حرکت کے لئے کس نے ابھارا ہے۔

4۔ کبھی فعل کے مادے Basic Verb کے پہلے حرف First letter کی حرکت diacritic کے مطابق الف، ی، و کا پہلے حرف کے بعد اضافہ کرنے سے نیا فعل بن جاتا ہے۔ اگر پہلے حرف کی حرکت Sign of Pronunciation زبر ہو تو الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: مَرنا سے مارنا، تَپنا سے تاپنا، ٹَلنا سے ٹالنا، تھَمنا سے تھامنا، کَٹنا سے کاٹنا۔

اگر پہلے حرف کی حرکت زیر ہو توی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: چِرنا سے چیرنا، پھِرنا، سے پھیرنا، گھِرنا سے گھیرنا، پِسنا سے پیسنا، گھِسٹنا سے گھسیٹنا، کھِنچنا سے کھینچنا، نِبڑنا سے نیبڑنا وغیرہ۔

اگر پہلے حرف کی حرکت accent sign پیش ہو تو واؤ کا اضافہ کرنے سے نیا فعل بن جاتا ہے۔ جیسے: مُڑنا سے موڑنا، جُڑنا سے جوڑنا، کُھلنا سے کھولنا، لُٹنا سے لوٹنا، گھُلنا سے گھولنا وغیرہ۔ اس قاعدے میں بعض اوقات ادائیگی کی خاطر ٹ کوڑ سے بدل دیتے ہیں جیسے: ٹوٹنا سے توڑنا، پھوٹنا سے پھوڑنا، پھٹنا سے پھاڑنا وغیرہ۔

5۔ اگر مصدر یعنی infinitive verb چار حرفوں Four letters پر مشتمل ہو جیسے رونا چار حرفوں یعنی ر، و، ن، ا پر مشتمل ہے۔ اور اس کا دوسرا حرف ایک حرف علت یعنی Vowel ہو تو اس کو ساقط کر دیتے ہیں اور پہلے حرف یعنی First letter کو دوسرے حرف کے مطابق حرکت یعنی Pronunciation Sign دیتے ہیں اور اس کے آگے الف یا لا بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے رونا سے رُلانا۔یعنی رونا کا دوسرا حرف واؤ ہے اسے ساقط کر دیا اور واؤ کے مطابق پہلے حرف لام پر پیش لگادیا اور اس کے آگے لا کا اضافہ کر دیا۔ اب دیکھیں پینا سے پلانا۔ یہاں دوسرا حرف ی ہے اس لئے ی کو زیر سے بدل دیا ور لا کا اضافہ کر دیا۔

6۔ اگر مصدر یعنی infinitive verb پانچ حرف Five lettered ہو اور دوسرا حرف ایک حرف علت یعنی vowel ہو تو اس حرف علت کو ختم کر دیا جاتا ہے اور پہلے حرف کو اس حرف علت vowel کے مطابق حرکت یعنی accent دیتے ہیں جیسے الف بدل کر زبر، ی بدل کر زیر اور واؤ بدل کر پیش بن جاتا ہے۔ پھر اس کے آگے الف کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے توڑنا سے تڑانا، تیرنا سے تیرانا، جاگنا سے جگانا، بھاگنا سے بھگانا وغیرہ۔ باقی آئندہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

اب ایک شخص کو بطور وسوسہ کے یہ اعتراض گذرتا ہے کہ مسیح آسمان سے اترے گااور اس کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگااور وہ دجال کو جس کے ہاتھ میں خدائی کی ساری قوتیں ہوں گی اور روٹیوں کا پہاڑ اس کے ساتھ ہوگا،وہ قتل کرے گا۔ اور آسمان سے تو یونہی اترآئے گا مگر دمشق کے منارہ پر آکر سیڑھی کے بغیر نہ اترے گا اور دجال مردوں کو زندہ کردے گا وغیرہ۔ بہت سی باتیں ہیں جونزول المسیح کے متعلق ان لوگوں نے بنارکھی ہیں اور دجال کے لئے کہتے ہیں کہ وہ کانا ہوگا مگر کیا دجال اس کے لئے یہ نہیں کہہ سکے گا کہ وہ اس لئے کانا ہے کہ وحدہ لاشریک ہے اور سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے اب ان باتوں پر اگر دانشمند غور کرے تو خود اس کو ہنسی آئے گی کہ کیا کہتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ خیالی امور نہیں بلکہ یقینی باتیں ہیں جن کے ساتھ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ ہیں اور تائیدات الٰہیہ بھی ہیں جو آج نہیں سمجھتا وہ آخر سمجھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 249-250 ایڈیشن 2016ء)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

وسوسہ: شیطانی خیال جو کفر اور گناہ کا باعث ہو، بُرا خیال جو دل میں گزرے، وہم، وسواس، شک، شبہ، بدگمانی، جھوٹا خیال، فریب، چکر، دھوکا،خوف، ڈر، اندیشہ۔

حربہ: لڑائی کا ہتھیار، جھپٹا، داؤ، تدبیر، حیلہ، بہانہ۔ Strategy, plan,weapon

دجال: دھوکے باز، ملمع ساز، عام مسلمانوں میں ایک مافوق الفطرت مخلوق کا عقیدہ۔ احمدیہ علم الکلام کی رو سے دجال سے مراد وہ حکومتیں، نظام، یا گروہ ہیں جو منظم طور پر انسانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور انھیں ظاہری چمک کے ذریعے ان کے خالق سے دور کرتے ہیں۔

خدائی کی قوتیں: Divine powers

روٹیوں کا پہاڑ: All kind of Sources

یونہی اتر آنا: بغیر کسی زمینی اور مادی سہارے کے۔

دمشق: ملک شام کا ایک شہر جس کا انگریزی نام Damascus ہے۔

نزول المسیح: حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے انسانی جسم کے ساتھ اترنے کا عقیدہ۔

باتیں بنا رکھنا: بے بنیاد، بے دلیل تصورات، نظریات، عقیدے وغیرہ بنا لینا۔ Mythology

کانا: اردو میں اس لفظ کے کئی معنی ہیں تاہم یہاں اس کے معنی ہیں ایک آنکھ کی بینائی والا۔ یعنی بظاہر دو آنکھیں ہوں مگر صحت مند آنکھ ایک ہو۔

نصوصِ قرآنیہ، حدیثیہ: نص کی جمع، دلیلیں، قطعی دلائل، واضح براہین قرآن مجید کی وہ آیات اور احادیث نبویؐ جن کے معنی صاف اور کھلے ہوں۔

دعا کا تحفہ

خدا تعالیٰ کو اپنا کفیل بنا کر حصول مغفرت و رحمت کی دعا

حضرت موسیٰ علیہ السلام ستر ایمان لانے والوں کو لے کر دامن طور میں الٰہی اشارہ کے ماتحت گئے تو وہاں زلزلہ آ گیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ شاید قوم کے شرک کی سزا ہے، جس پر آپؑ نے یہ دعا کی:۔

اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡغٰفِرِیۡنَ ﴿۱۵۶﴾

(الاعراف:156)

تو ہمارا کفیل اور دوست ہے۔ پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 14)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: نصیر احمد شاہد۔ مبلغ انچارج فرانس

فرانس میں تبلیغ اسلام احمدیت

چینی سفیر اور دیگر اہم شخصیات کو اسلام احمدیت کا پیغام امن

قبل اس کے کہ خاکسار ایک پروگرام کی روئیداد پیش کرے، قارئین کی خدمت میں ایک عام اور اہم بات رکھنا چاہتا ہے۔ عام اس لئے کہ جو خاکسار بیان کرنا چاہتا ہے وہ دنیا کے مختلف شہروں میں عموماً ہوتا ہے۔ اور اہم اس لئے کہ گوکہ ہمیں عموماً اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ اسلام احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلائیں۔ اور خلفائے احمدیت کی طرف سے مختلف پیرائیوں میں یہ نصیحت ہمارے گوش گزار کی جاتی ہے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ عید الفطر کے خطبہ میں ''حقیق عید'' کے حوالے سے تمام احمدیوں کو تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی طرف ایک اچھوتے انداز میں ترغیب دلائی ہے۔ اس حقیقی عید کو منانے کے جو سامان درکار ہیں ان میں سے ایک اہل دنیا سے روابط قائم کرنا اور ان کو مضبوط کرنا ہے تا کہ ان کے مزاج کے مطابق ان تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جاسکے اور مادیت پسند اہل مغرب اپنی دنیا کو الوداع کرکے چشمۂ توحید کی طرف مائل کرسکیں۔ وہ طریق درج ذیل ہے۔ (ہر بڑے شہر میں کم و بیش یہ جھلک نظر آتی ہے):۔

پیرس فرانس کا دارالحکومت ہے۔ دنیا کے دیگر مصروف شہروں کی طرح رات دن زندگی کے مختلف شعبوں میں سرگرمی رہتی ہے۔ جہاں دنیاداری کے لحاظ سے مادی رجحانات کے حوالے سے انسان کیلئے کشش کے تمام سامان موجود ہیں وہاں علم و آگہی کے ہر شعبہ میں علمی تشنگی کی تشفی کیلئے بھی گہما گہمی رہتی ہے۔ ایک طرف باقاعدہ تعلیمی ادارے ہیں تو دوسری طرف ایسی سوسائٹیز، ادارے، اکیڈمیز، مراکز، فورمز اور ایسوسی ایشنز ہیں جو علم و ادب کے خوگر کو اسکی دلچسپی کے سامان مہیا کرتی ہیں۔ تقریباً ہر روز ہی مختلف جگہوں پر یک روزہ دو روزہ بلکہ سہ روزہ کانفرنسز، سیمینارز، پریس کانفرنسز، جلسے، میٹنگز اور مکالمے یا مباحثے منعقد ہوتے ہیں۔ یہ پروگرامز تاریخ، فلاسفی، سیاست، سائنس، ادب، مذہب اور معاشرہ کے دیگر مسائل کے اوپر منعقد کئے جاتے ہیں۔

جب ایک بار آپ کا ای میل ایڈریس انکی لسٹ میں شامل ہوجائے۔ تو دلچسپی رکھنے والوں کو ان پروگرامز سے متعلق باقاعدہ اطلاع دی جاتی ہے جس میں صرف پروگرام کا موضوع، وقت، جگہ کی ہی نشاندہی نہیں کی

جاتی بلکہ وہاں تک پہنچنے کا راستہ اور طریق بھی بتایا جاتا ہے۔ تا کہ خوگرِ علم و آگہی ٹرین، بس، میٹرو اور ٹرام پکڑتے بدلتے آسانی سے اپنی تشنگی بجھانے وقت پر کانفرنس ہال پہنچ جائیں۔ ان پروگرامز میں شمولیت کیلئے ایڈوانس رجسٹریشن کروانی ہوتی ہے تا کہ حفاظتی نقطہ نگاہ سے کانفرنس ہال میں داخلہ سے قبل چیکنگ کی جاسکے اور حاضری لگائی جاسکے۔ یاد رہے کہ ان کانفرنسز میں شمولیت عموماً مفت ہوتی ہے لیکن بعض کیلئے رجسٹریشن کے ساتھ کچھ ادائیگی بھی کرنی پڑتی ہے۔

بفضل اللہ خاکسار کو یہ طریق بروئے کار لانے کی توفیق ملی۔ اور سالہا سال کے بعد بعض اوقات اتنے پروگرامز میں شمولیت کی دعوت ملتی ہے کہ سب میں شامل ہونا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ اور اب تو پروگرامز کا انعقاد کرنے والے کئی اداروں کے ذمہ داران، ان پروگرامز میں شامل ہونے والے اور اپنی تحقیق پیش کرنے والے مختلف علوم کے سکالرز سے شناسائی بھی ہوگئی ہے۔ ان سے اسلام احمدیت سے متعلق گفتگو ہوتی ہے، واٹس اَپ پر جماعت سے متعلق باتیں انکے علم میں لائی جاتی ہیں۔ ای میلز کے ذریعہ اسلام سے متعلق مختصر مضامین بھیجے جاتی ہیں۔

بعض کو مشن ہاؤس میں مدعو کیا جاتا ہے۔ پھر رابطے دوستیوں میں بدل جاتے ہیں اور توجہ سے بات سنتے ہیں۔ جماعتی کتب کے مطالعہ کی طرف انکا رجحان ہوجاتا ہے۔ پھر جماعتی تبلیغی پروگرامز اور کانفرنسز میں بھی برضاء و رغبت شامل ہوتے ہیں۔ ہر احمدی اس تیر بہدف نسخہ کو استعمال کرسکتا ہے۔

اس اہم جملۂ معترضہ کے بعد زیر بحث پروگرام کی روئیداد کی طرف آتے ہیں۔

پروگرام کی روئیداد

13 مئی کو پیرس میں ''جیوپولیٹیکل اکیڈمی آف پیرس'' نے ایک کانفرس منعقد کی۔ اسکے مہمان مقرر فرانس میں متعین عوامی جمہوریہ چین کے معزز سفیر Mr.Lu Shaye تھے۔ موصوف کو دنیا کے موجودہ حالات کے تناظر میں چین کے فرانس اور یورپ کے تعلقات پر اظہار خیال کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس موضوع کے ساتھ ساتھ روس اور یوکرین کی جنگ، اسکی وجوہات اور ممکنہ نتائج اور عالمی امن کے امور بھی زیر بحث آئے۔

خاکسار کو ''جیوپولیٹیکل اکیڈمی آف پیرس'' کی کانفرنسز اور سیمینارز میں کئی سال سے شرکت کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس کے صدر محترم علی راست بین جو ایرانی نژاد ہیں، خاکسار کے دوست بن گئے ہیں۔ ہماری ایک بین المذہبی کانفرنس کی صدارت بھی کرچکے ہیں موصوف کی اجازت سے ماضی

کی طرح اس مرتبہ بھی حضور انور کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' کی متعدد کاپیاں ایک میز پر سجائیں۔ یہ کتاب کانفرنس سے پہلے اور بعد شرکاء کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتی رہی۔ مختصر تعارف کے بعد یہ کتاب انکو پیش کی جاتی۔ یوں 25 سے زائد شرکاء کو یہ کتاب پیش کی۔ جن میں سے بعض کے ساتھ شکریہ کے طور پر تعارف مزید مضبوط کرنے کیلئے بعد میں فون پر رابطہ بھی کیا اور کتاب کے ساتھ لی گئی تصاویر بھی شیئر کی۔ بعض نے جماعت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا عندیہ بھی دیا۔

اس کانفرنس میں معزز چینی سفیر، چینی سفارکاروں کے علاوہ مختلف ممالک کے سفارتکار، پریس میڈیا کے صحافی، لکھاری، سکیورٹی اور تعلقات عامہ کے اداروں کے نمائندگان کے چنیدہ لوگ مدعو تھے۔ مرکزی چینی ڈیسک کے مکرم رشید ارشد صاحب کے شکریہ کے ساتھ عرض ہے کہ انہوں نے خاکسار کی درخواست پر فوراً حضور انور کی مذکورہ کتاب کے چینی ترجمہ کی دو کاپیاں ارسال کردی تھیں۔ کانفرنس کے بعد دیگر معزز مہمانوں کے علاوہ بطور خاص سفیر محترم سے ملاقات کی۔ جماعت اور اس کتاب کے مختصر تعارف کے بعد انہیں یہ کتاب اور چینی ترجمہ والا قرآن کریم تحفۃً پیش کیا۔ موصوف نے چینی ترجمہ قرآن دیکھ کر حیرت انگیز خوشی کا اظہار کیا اور تصویر بھی بنوائی۔

ایک غیر متوقع بات ہوئی۔ ہوا یوں کہ اس کانفرنس کی میڈیا رپورٹنگ کیلئے فرنچ میڈیا کے علاوہ فرانس اور چین کے تعلقات کے حوالے سے ایک چینی ٹی وی ''ماندارِن ٹی وی'' Mandarin TV بھی موجود تھا۔ کانفرنس سے قبل اس کی صحافی مادام کامی شن Camille Chen سے بھی علیک سلیک ہوئی اور اسے کتاب بھی پیش کی۔ کانفرنس کے بعد موصوفہ نے جہاں مختلف شرکاء کے انٹرویوز کئے خاکسار کا بھی انٹرویو کیا۔ اور پھر کانفرنس کی رپورٹنگ کے ساتھ اسے نشر بھی کیا۔ ذیل میں اسکا لنک دیا جاتا ہے۔

www.mandarintv.fr/video_detail.php?cat=actualites&video=12556&langue=Fr

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی داعی الی اللہ کی مساعی کو مقبول فرمائے۔ اور ''آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج'' کی نوید روز روشن کی طرح ہم سب پوری آب و تاب سے پوری ہوتی اپنی زندگیوں میں دیکھیں۔ آمین

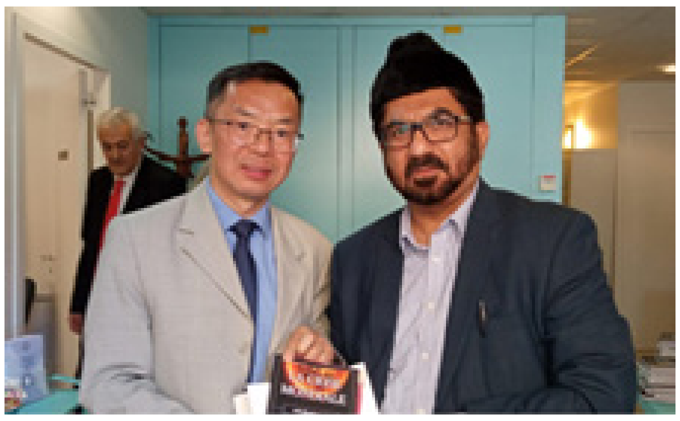

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: مسعود احمد طاہر۔ نمائندہ الفضل گیمبیا

ریجنل فٹ بال لیگ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ گیمبیا کے ایک ریجن فرافینی میں مکرم روحان احمد صاحب، مربی سلسلہ کو مع اپنی ٹیم کے سہ روزہ ریجنل فٹ بال لیگ کروانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

یہ لیگ ماہ مئی میں کھیلی گئی۔ ریجن کی مختلف جماعتوں پر مشتمل چار ٹیمیں بنائیں گئیں۔ جن کو امانت، شفاقت، عدالت اور قناعت نام دیے گئے۔ اس لیگ میں کل دس میچز کھیلے گئے اور مؤرخہ 15 مئی کو اس کا فائنل امانت اور عدالت کے مابین کھیلا گیا جو کہ ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد عدالت نے جیت لیا۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں غیر احمدی کھلاڑیوں کو بھی شامل کیا گیا تا کہ باہمی معاشرتی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو پروان چڑھایا جاسکے۔

پروگرام کی اختتامی تقریب مؤرخہ 15 مئی کو صبح گیارہ بجے ریجنل مشن فرافینی میں ہوئی۔ جس میں سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمود احمد طاہر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر گیمبیا تھے۔ موصوف نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد نصائح کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل کو اپنے گھر اور والدین کے ساتھ منسلک رہنے کے ساتھ ساتھ انکی مکمل عزت کرتے ہوئے فرمانبرداری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہونگے۔ اسی سے معاشرہ پھلے پھولے گا اور امن پسند معاشرہ کا قیام ممکن ہو سکے گا۔

اختتامی تقریب میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جو کہ جماعتی، خلفاء کی کتب اور جماعت کی طرف سے طبع شدہ قرآن کریم کے مختلف تراجم پر مشتمل تھی۔ فائنل میچ اور اختتامی تقریب کو ایم-ٹی-اے گیمبیا اور ملک کے نیشنل ریڈیو چینل جی-آر-ٹی-ایس نے بھی کور کیا۔

اس تقریب میں ریجن کے بعض نامور غیر احمدی احباب بھی مدعو تھے۔ جیسے چیف آف آپریشنز پولیس، ڈپٹی کمیشنر آف امیگریجن، اسٹنٹ چیف آف فائر سروس۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نوجوان ہمارا مستقبل ہیں۔ اس لئے انکو اکٹھا کرنے اور پیار اور امن کا پیغام پھیلانے کے لئے یہ پروگرام بہت اچھا اور اہم ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کا آغاز کیا ہے۔ سب نے خاص طور پر نمائش کو بہت سراہا۔ تمام مہمانوں کو قرآن کریم کے فُلا زبان میں ترجمہ اور لائف آف محمدؐ کی ایک ایک کاپی تحفہ کے طور پر دی گئی۔ تقریب اور دعا کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس پروگرام کو بابرکت فرمائے اور آئندہ بھی ایسے پروگرام جاری رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

ایک سبق آموز بات

صحبت

آدمی جو صحبت اختیار کرتا ہے، اسی سے پہچانا جاتا ہے۔ بُرے لوگوں کی صحبت انسان پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ اس کے کردار کو تباہ کر دیتی ہے، خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔ حلال، حرام کا فرق مٹا دیتی ہے، اچھے، بُرے کی تمیز ختم کر دیتی ہے، بُری صحبت آپ کی سوچ آپ کے کردار پر بُرا اثر ڈالتی ہے اور نیک صحبت آپ کی سوچ اور کردار پر نیک اثر ڈالتی ہے۔

ہمیشہ اپنے دوستوں کا انتخاب سوچ سمجھ کر کریں کیونکہ اچھے دوست آپ کا تعارف بن جاتے ہیں۔

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

طلوع وغروب آفتاب

23/جون 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:12	19:06
مدینہ منورہ	04:03	19:14
قادیان	03:44	19:38
ربوہ	03:24	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	21:23

فقہی کارنر

آبکاری کی تحصیلداری

ایک دوست جو محکمہ آبکاری میں نائب تحصیلدار تھے ان کا خط حضرت (مسیح موعودؑ) کی خدمت میں آیا اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا اس قسم کی نوکری ہمارے واسطے جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا:۔

اس وقت ہندوستان میں ایسے تمام امور حالت اضطرار میں داخل ہیں۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار نہ شراب بناتا ہے نہ بیچتا ہے نہ پیتا ہے، صرف اس کی انتظامی نگرانی ہے اور بلحاظ سرکاری ملازمت کے اس کا فرض ہے۔ ملک کی سلطنت اور حالات موجودہ کے لحاظ سے اضطرار یہ امر جائز ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ انسان کے واسطے اس سے بھی بہتر سامان پیدا کر دے۔ گورنمنٹ کے ماتحت ایسی ملازمتیں بھی ہوسکتی جن کا ایسی باتوں سے تعلق نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

(بدر 26 ستمبر 1907ء صفحہ 6)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)